REGD No L 5254

262

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم پنجشنبہ

۱۵ ؍ رمضان المبارک

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۳۹/۵	۲۱ ؍ احسان ۱۳۳۰ ہش	۲۱ ؍ جون ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۴۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"آپؐ یگانہ پہلوان ہیں آپؐ کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے۔ آپؐ نشانہ کی رو سے تیروں کے مالک ہیں اور شیطان کے ہلاک کنندہ ہیں۔ آپؐ ایک باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ کے پھل اور خوشے میرے دل کے قریب کئے گئے ہیں۔ میں نے آپؐ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا ہے اور چمک دمک میں موٹے موتیوں کی طرح پایا ہے۔ عیسیٰؑ چپ چاپ گذر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بخدا مجھ سے ملے بھی ہیں۔"

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

نہر سویز سے تیل کے جہاز گزروانے کیلئے

برطانیہ کا اپنے حق پر اصرار

لنڈن ۲۰ جون۔ آج یہاں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے کہا برطانیہ کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ نہر سویز میں سے تیل کے جہاز گزار کر حیفہ تک لے جائے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ مصر خود ہی اس بات پر آمادہ ہو جائے اور تیل کے جہازوں کو محافظ دستوں کی نگرانی میں جانے کی اجازت دے دے۔ لیکن اگر ہمیں اس میں ناکامی ہوئی تو اپنا حق منوانے کیلئے ہمیں کوئی اور ضروری قدم اٹھانا پڑے گا۔

حکومت ایران نے اینگلو ایرانین کمپنی کے سرمائے اور کارخانوں پر قبضہ کر لینے کے احکام جاری کر دیئے

طہران ۲۰ جون۔ آج حکومت ایران نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے سرمایہ اور کارخانوں پر فوراً قبضہ کر لینے کے احکام جاری کر دیئے۔ یہ فیصلہ کمپنی کے وفد سے مصالحتی بات چیت ٹوٹنے کے ۱۲ گھنٹے بعد ایرانی کابینہ اور ایرانی آئل کمیشن کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت نے کمپنی کے اقتدار کو کم کرنے کے لئے بعض ... احکام بھی جاری کئے ہیں جن میں سے موٹے موٹے یہ ہیں۔ کمپنی کو بورڈ کی ڈائریکٹرشپ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے ہر حکم و ہدایت کو ناجائز سمجھا جائے۔ کمپنی کی ساری آمد پر آج سے حکومت کا حق فائق سمجھا جائے اور کمپنی کا شعبہ اطلاعات فوراً بند کر دیا جائے۔ آئل کمیشن نے خرم شہر میں بھی کمپنی کی کی تیل کی مشینوں پر قبضہ کر لینے کے لئے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ جون۔ آج یہاں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے اعلان کیا کہ برطانیہ ایران میں برطانوی باشندوں کے جان و مال کے تحفظ کے سلسلے میں خاموش نہیں بیٹھے گا۔ یہ اعلان آج آپ نے برطانوی دارالعوام میں کیا۔ آپ نے کہا اس کی براہ راست ذمہ داری ایرانی حکومت پر پڑتی ہے۔ لیکن اگر وہ اس میں ناکام رہی تو برطانیہ اپنی ذمہ داری کو خود پورا کرے گا۔ اس سوال پر غور کرنے کے لئے برطانوی کابینہ کا آج ایک غیر معمولی جلسہ بھی ہوا جس میں امپیریل چیف آف دی سٹاف نے بھی شرکت کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق مشرق وسطیٰ میں عام برطانوی ہوائی اڈوں پر فوجوں کو تیار رہنے کے احکامات جاری کر دیئے جا چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے ایران سے برطانوی باشندوں کے انخلاء کے انتظامات بھی مکمل کر لئے ہیں بلکہ ⅔ بچے اور عورتیں تو پہلے ہی نکالے جا چکے ہیں۔ آج ایران میں مقیم برطانوی سفیر نے برطانوی باشندوں کو تلقین کی کہ کمپنی نے انخلاء کے سلسلہ میں جو پیشکش کی ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اب تک برطانیہ اس سلسلہ میں امریکہ سے باقاعدہ مشورہ کر رہا ہے۔ آج طہران میں مقیم امریکی سفیر نے ۵۰ فیصدی حصہ آمد کے ایرانی مطالبہ کے سلسلے میں برطانوی پیشکش پر ایک بار پھر غور کرنے کیلئے ڈاکٹر مصدق کو ایک خاص پیغام بھیجا۔ لیکن ایک ایرانی ترجمان کے مطابق مصالحتی گفتگو اب کاملاً ٹوٹ چکی ہے اور ایرانی حکومت کے یہ احکام اب آخری ہیں۔ کمپنی کا جو وفد بات چیت کے لئے آیا تھا وہ اغلباً کل واپس چلا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف سے ایک اور اپیل کی ہے کہ ایران میں اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے مفادات کے تحفظ کیلئے فوری طور پر کوئی قدم اٹھایا جائے۔

نام نہاد اسمبلی کے انتخابات میں

جبراً ووٹ ڈلوانے کیلئے قانون

نئی دہلی ۲۰ جون۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی شیخ عبداللہ کی کٹھ پتلی حکومت عنقریب حلقوں کی تعیین کے لئے بعض خاص کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لانے والی ہے۔ اس وقت تک ۱۵ لاکھ ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں۔

سرینگر ۲۰ جون کشمیر میں ڈیموکریٹک پارٹی کے نائب صدر مسٹر جگن ناتھ نے کہا ہے کہ اگر کشمیریوں کو اس نام نہاد اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے پر مجبور کیا گیا تو وہ اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اس ڈھونگ کو ناکام بنائیں گے۔ واضح رہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت ایک قانون بنانے والی ہے جس کی رو سے (دم) ووٹ جبراً ڈلوایا جائے گا۔ یہ قانون اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عوام اس ڈھونگ کا کلیۃً بائیکاٹ کر چکے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے فزیکل ڈائرکٹر

پنجاب بھر میں دوم رہے

لاہور ۲۰ جون۔ پرنسپل ٹی۔ آئی کالج لاہور کی طرف سے ایک اطلاع کے مطابق تعلیم الاسلام کالج لاہور کے فزیکل ایجوکیشن ڈائریکٹر چوہدری محمد فضل داد صاحب نے گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن وائی ایم سی اے لاہور سے امسال جونیئر ڈپلوما فزیکل ایجوکیشنل کے امتحان میں ۵۹۰ نمبر حاصل کر کے صوبہ بھر میں دوئم نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں۔

ہندوستان کا اقتصادی مقاطعہ کیا جائے

راولاکوٹ (آزاد کشمیر) ۲۰ جون۔ یہاں ایک عظیم الشان اجتماع میں جو ممتاز کشمیری لیڈر مولوی ثناء اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ اگر ڈاکٹر گراہم اپنے مشن میں ناکام رہیں تو حکومت پاکستان اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرے۔ اسی جلسے میں یہ تجویز بھی پیش ہوئی کہ ہندوستان کا تجارتی مقاطعہ کیا جائے اور اس سے تمام تجارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں۔

کیمبل پور میں ابھی تک ٹڈیوں کے بچے ہیں

لاہور ۲۰ جون۔ اطلاعات آمدہ کے مطابق ضلع کیمبل پور علاقہ کالا چٹا کی پہاڑیوں میں ابھی تک ٹڈی کے بچے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ گو پہلے کی نسبت حالت بہتر ہے اور چھ سفری پارٹیاں ان کے قلع قمع میں مصروف ہیں۔ یہ پارٹیاں وادیوں اور پہاڑوں میں زہر یلی ادویہ چھڑکیں گی صوبہ کے مختلف علاقوں میں جو گلابی رنگ کی ٹڈیوں کی آمد کی اطلاعیں آئی ہیں ان کے مطابق متعلقہ علاقوں میں انسدادی سرگرمیاں تیز تر کر دی گئی ہیں۔

مختصرات

کراچی ۲۰ جون۔ انڈونیشی خیر سگالی کے وفد نے آج ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے پسندوہ یونیورسٹی کے ہوائی سکواڈرن۔ ٹیکنیکل سکول اور شاہین ایئر سکاؤٹس کے تربیتی مرکز کا معائنہ کیا۔ اور ریڈیو پاکستان کا ٹرانسمیٹر بھی ملاحظہ کیا۔ وفد کے ایک رکن کو آج کار کے حادثہ میں چوٹیں آئیں۔ انہیں فوراً موٹر میں سوار کر کے جناح سنٹرل ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ آج حکومت ہندوستان نے مشرقی پنجاب میں گورنر راج کے احکامات جاری کر دیئے۔

مہاجر سرکاری ملازمین کیلئے بحالیاتی بندوبست سکیم میں ترمیم

لاہور ۲۰ جون۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک بعض مہاجر سرکاری ملازمین کا سوال ہے گنجان آباد علاقوں میں اراضی کی الاٹمنٹ کے متعلق بحالیاتی بندوبست سکیم کے ماتحت الاٹیوں اور نان الاٹیوں کی موجودہ تمیز کو اڑا دیا جائے اس فیصلہ کے مطابق گنجان آباد اضلاع میں ایسے سرکاری ملازموں کو جن کے قریبی رشتہ داروں یا ان کے مشترکہ کھاتہ میں شامل اراضی سے تا بعض افراد کو زمین الاٹ ہو چکی ہے) ان اضلاع میں الاٹی تصور کیا جائے تقسیم سے پہلے جو مہاجرین گنجان آباد علاقوں میں زمین کے مالک تھے اور جنہوں نے ان اضلاع میں اپنے دعاوی رجسٹر کرا دیئے ہیں انہیں بھی اب بحالیاتی بندوبست سکیم کے تحت الاٹی تصور کیا جائے۔ (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیں

۱۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

۲۔ کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کے بعد قرآن کریم، بخاری شریف۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوتے ہیں۔ نیز طلبہ کی ہر رنگ کی تربیت کا خاص اہتمام ہے۔

۳۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں۔

۴۔ سٹاف طلبہ کی انفرادی بہبودی کے لئے ذاتی دلچسپی لیتا ہے

۵۔ یہ آپ کا قومی ادارہ ہے۔ اور اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضرت امیر المومنین کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان گذشتہ سال الفضل میں ہوا تھا۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے۔"

(خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء))

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ امام کے اس ارشاد پر خود بھی عمل پیرا ہو اور اس کو دوسروں تک بھی پہنچائے۔ داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ۲۴ جون تک جاری رہے گا۔

مزید کوائف کے لئے دفتر کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں:۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

رمضان المبارک کے روزے

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت قرآن کریم کے دوسرے پارہ میں مذکور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ کہ جو شخص اس مبارک مہینہ کو پائے اور مقیم ہو۔ تو اس کے روزے رکھے اور اگر بیمار ہے یا سفر کی حالت میں ہے۔ تو دوسرے دنوں میں روزے رکھکر گنتی پوری کرے۔

ہمارے ملک میں لوگ افراط و تفریط کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو خواہ کیسی ہی سہولتیں میسر ہوں روزہ نہیں رکھتے اور بعض سفر ہو یا حضر ہو ہر دو صورتوں میں روزہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی حکم یہ ہے کہ روزہ رکھا جائے لیکن اگر کوئی بیمار ہے یا مسافر ہے تو دوسرے دنوں میں رکھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہ تھا کہ آپ خدا کی رخصتوں سے فائدہ اٹھانے کو ترجیح دیتے تھے۔

بیمار اور مسافر کے روزہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت۔ اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئیگا۔" (بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

نیز فرمایا:۔ "جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں۔ کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور ایک سال اور اسی طرح گذر جائیگا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

پس چاہیئے کہ ہمارے احباب ان اسلامی ہدایات کو ملحوظ رکھ کر رمضان کے روزے رکھیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں اور ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے۔ جو کہ ہر مسلمان مرد عورتوں بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود نہ ادا کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسکے لئے نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے۔ جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کیلئے نصف صاع ادا کرنا افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کو دیکھتا ہے۔ پس ایک شخص اگر نصف صاع ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اس کو ادا کرتا ہے وہ اس شخص سے غایت درجہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے۔ جس کی حیثیت اس کو سالم صاع کی ادائیگی کا حکم دیتی تھی مگر اس نے نصف صاع ادا کیا۔ پس ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق نیک نیتی سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ تا وہ مستحق ثواب بن سکے۔ کیونکہ ہر شخص اپنی نیت اور اخلاص کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ تا بیوگان اور یتامیٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے۔ اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو۔ جو اس صدقہ کا مستحق ہو تو تمام رقم غرباء پر خرچ کرنے کے بعد جو بچ جائے۔ وہ مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

نوٹ:۔ غلے کی قیمت کی اوسط ساڑھے سات روپے فی من لگائی گئی ہے۔ اور اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت آٹھ آنے اور نصف صاع کی قیمت چار آنے مقرر کی جاتی ہے

نظارت بیت المال

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۱ء

اجرائے نبوت کے متعلق علما کے حوالے

۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء کے الفضل میں ہم نے "خاتم النبیین کے بلا تاویل و تخصیص کیا معنی ہیں" کے زیر عنوان ایک افتتاحیہ لکھا تھا۔ اس پر کسی صاحب نے مدیر کوثر سے استصواب کیا ہے۔ چنانچہ "کوثر" ۵ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"ایک صاحب لکھتے ہیں ۲۰ اپریل (۲۱ اپریل) الفضل میں اس کے ایڈیٹر نے ختم نبوت پر بحث کی ہے۔ اور دعویٰ کیا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے بھی کچھ جید علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کے حق میں تھے۔ مثلاً محی الدین۔ امام شعرانی رحؒ ملا علی قاری رحؒ۔ نواب صدیق حسن رحؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحؒ۔"

اس سوال کا جواب "تحریک اقامت دین کے نقیب و داعی" کے مدیر محترم اپنے احراری انداز میں اس طرح شروع فرماتے ہیں:۔

"گزارش ہے کہ اس معاملہ میں قادیانی مناظر انتہائی دجل و فریب سے کام لیتے ہیں"۔

کیسی اچھی مثال ہے۔ "اقامت دین" کی اس دین کی اقامت کی جس کی الکتاب میں اللہ تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

جادلھم بالتی ھی احسن

یعنی ان سے مجادلہ بھی کرو تو ایسے طریق سے جو احسن ہو۔ مگر چودھویں صدی کے غیر شعوری مجتہد کی تعلیم ہے کہ نہیں۔ چھٹتے ہی پہلے مخالف کو "دجل و فریب" کی گالی دو۔ قرآن کریم میں تو بہت سی باتیں نعوذ باللہ یونہی متضاد بیان کر دی گئی ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا ہے۔ کہ لست علیھم بمصیطر یعنی تو خدائی فوجدار نہیں۔ اب بتایئے یہ بھی کوئی تعلیم ہے۔ اصل اسلام کی تعلیم تو یہ ہے۔ کہ جماعت اسلامی مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین Missionaries اور مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ مصنفہ مودودی صاحب صفحہ ۲۲)

الغرض جناب مودودی صاحب کے خود تراشیدہ اسلام اور حقیقی اسلام میں چودہ سو سال کا ذہنی بُعد ہے۔ اس لئے ہمیں ان سے معذرت کے مطالبہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہزار سال فیج اعوج کے اثرات طبیعتوں سے بمشکل ہی چھٹتے ہیں چنانچہ مودودی صاحب کے اس شاگرد رشید کا تمام مقالہ پڑھیئے۔ تو آپ کو سوا "صالحین" کے "اخلاق معلّٰی" کے تمکنت اور استکبار کے بازاری استہزاء اور طنز کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ مقالہ کا حرف حرف زبانِ حال سے فریادی ہے۔ کہ

"میں احراری کی قلم سے ٹپکا ہوں"

خیر یہ تو "اقامت دین" کی خاص پر اسرار باتیں ہیں۔ ہمیں اس جھنجھٹ میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خاصکر اس لئے بھی کہ ہم اگرچہ انہیں اس ادنیٰ سے اسلامی اخلاق کی طرف بھی بلاتے بلاتے تھک گئے ہیں۔ کہ احمدیوں کو ان کے اصل نام سے یاد فرمایا کریں۔ "قادیانی" یا "مرزائی" نہ لکھا کریں۔ مگر ابھی تک وہ اتنی جرأت نہیں کر سکے۔ کیونکہ "احراریوں کا ڈنڈا" ہر وقت سر پر موجود رہتا ہے۔ تو "علیٰ خلق عظیم" کے مقام کو سمجھنے کی ان سے امید رکھنا ہی لاحاصل ہے۔

جو کچھ ہمارے متعلق "اخلاق معلّٰی" کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ ہم اس کو معاف کرتے ہیں۔ صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو مدیر محترم کے پیش نظر ہے۔ وہ بقول خود الیاس برنی کی وہ رسوائے عالم کتاب ہے۔ جس کا نام "قادیانی مذہب" ہے۔ اب جن کا مبلغ علم اس کتاب تک ہو، ان سے کچھ کہنا فضول ہے۔ اس لئے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ گالیوں، تعلیوں، استکبار، استہزاء وغیرہم کو حذف کر دیا جائے۔ تو مدیر "کوثر" کے مقالہ سے مستفسر صاحب کے پلے کیا پڑتا ہے۔ آپ کا دعویٰ اپنی حشو و زوائد سمیت حسب ذیل ہے

"باقی رہا ان بزرگوں کا معاملہ جن کے اقوال سے یہ لوگ ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اصل قصہ یہ ہے کہ چونکہ امت محمدیہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول ثانی کی معتقد ہے۔ اور ان بزرگوں کا بھی اعتقاد یہی تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اب تک بقید حیات ہیں۔ اور آخر زمانہ میں بجسد عنصری نزول فرمائیں گے۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نبی کے امکان کے جواز کو تسلیم کیا ہے وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ کہنا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی نئے نبی نہیں کہ ان کا منصب نبوت پر از سر نو فائز ہونا سمجھا جائے۔ کیونکہ جو بات ختم کر دی گئی ہے وہ کسی نئے نبی کا ظہور ہے۔ نہ کہ کسی پرانے نبی کا نزول"

(کوثر ۵ جون ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ جس طرح ہم نے اصل حوالے جید علما کے پیش کئے تھے مودودی صاحب کے یہ شاگرد رشید بھی مقابلہ میں اپنے دعوے کے ثبوت میں اصل حوالے پیش کرتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کی شان تمکنت کے منافی ہے۔ کہ وہ حوالے پیش کیا کریں۔ کیونکہ وہ ہر وقت کہہ سکتے ہیں کہ ہم حوالے تو جب پیش کرتے "اگر ہم اس بحث کو لغو بحث نہ سمجھتے"۔ اس پر کسی کو کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم نے جو کہہ دیا بس ختم ہے۔

بس چپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے

اصل بات یہ ہے کہ مدیر محترم نے وہ حوالے جو ہم نے الفضل ۲۱ اپریل میں نقل کئے تھے پڑھے ہی نہیں۔ اور ایک خیال سوجھا تو بس کافی ہے فوراً جواب لکھ دیا گیا ہے۔ مستفسر صاحب کی تسلی ہو یا نہ ہو۔ اگر جناب حوالوں کو پڑھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ ان علمائے کرام نے جن کے حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ بات کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ بطور جنرل اصول کے پیش کی ہے۔ اور اس حقیقت سے اس جنرل اصول پر کچھ اثر نہیں پڑتا کہ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ خواہ یہ جنرل اصول انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر ہی بنایا ہو۔ اگرچہ یہ غلط ہے جیسا کہ ہم ابھی انہی حوالوں سے ثابت کریں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ "کوثر" کے مدیر محترم اور ان کے ہمخیالوں کا عقیدہ صرف یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد کوئی نبی بن نہیں سکتا بلکہ یہ ہے کہ کوئی نبی آ نہیں سکتا۔ اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ چونکہ اکمال دین ہو چکا ہے اب کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ خواہ کوئی نبی آسمان سے نازل ہو یا از سر نو پیدا ہو۔ اس عقیدہ کے رو سے اس کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ نزول ہی کا سوال ہے تو آخر اس میں کیا مصلحت ہے کہ ایک نبی کو اتنے ہزار سال آسمان پر زندہ رکھا جائے۔ اور جب قوم بگڑے تو اس کو نازل کیا جائے۔ سوال ہے کہ جب غیر شعوری مجتہد اقامت دین کر سکتے ہیں۔ تو نبی "آسمانی" سے نازل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ "اکمال دین" کے باوجود بھی ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے نبوت کی اتنی ضرورت محسوس کی ہے۔ کہ کم از کم اور نہیں تو ایک پرانے نبی کو ہی بہر حال زندہ رکھا جائے۔ جو اپنی نبوت کی طاقتوں سے کامل دین پر از سر نو دنیا کو لا سکے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اتنی مدت آسمان پر زندہ رکھ کر نازل کرنے کی اگر یہ غرض نہیں ہے تو پھر کیا اللہ تعالےٰ نے محض تفریح طبع کے لئے ایسا کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ جب آپ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد جب دنیا برائی سے بھر جائیگی۔ ایک غیر تشریعی امتی نبی آئے گا۔ جو اسلام کو غالب کر دے گا۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ پرانا نبی ہے یا نیا۔ سوائے اس کے کہ یہ اعتقاد بنا لیا جائے کہ نعوذ باللہ اب اللہ تعالےٰ کی وہ طاقت جس سے وہ نبی بناتا ہے معطل ہو چکی ہے۔

یہ تو ہوئی افلا تعقلون کی بات۔ اب ہم دکھاتے ہیں۔ کہ جو حوالے ہم نے پیش کئے ہیں ان کو پڑھنے سے بھی "کوثر" کے مدیر محترم کی یہ بات غلط ہو جاتی ہے کہ ان علما نے کسی نبی کی آمد محض اس لئے تسلیم کی ہے۔ کہ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر صعود کر گئے ہیں۔ اور آسمان سے نزول فرمائیں گے اور

ان کا مقصد صرف یہ کہنا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی نئے نبی نہیں کہ ان کا منصب نبوت پر از سر نو فائز ہونا سمجھا جائے۔ کیونکہ جو بات ختم کر دی گئی ہے وہ کسی نئے نبی کا ظہور ہے نہ کہ کسی پرانے نبی کا نزول۔ منہ

ہم یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی **پیدا** ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸ مصنفہ محمد قاسم نانوتوی)

"تحذیر الناس" کے یہ اصل الفاظ ہیں کیا مدیر کوثر بتا سکتے ہیں کہ مولانا ممدوح نے نزول کی بجائے "پیدا" کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ اگر ان کے پیش نظر صرف "نزول مسیحؑ" ہی تھا۔ تو کیا نعوذ باللہ یہ فضول گوئی نہ ہوگی کہ نزول کی بجائے پیدا کا لفظ لکھ دیا۔ مولانا ہم لوگ تو "مرزائی" ہیں۔ ہمیں گالیاں دینا تو آپ کے اسلام میں بے شک جائز ہو گا۔ مگر اتنی بڑی شخصیت پر تو اتہام نہ باندھیئے جو بانیٔ دیوبند ہی نہ تھے۔ بلکہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے خاص تربیت یافتہ علمائے دیوبند میں سے تھے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول)

کسرِ صلیب کا ایک زبردست ثبوت

انجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا عقیدہ الحاقی ہے

علمائے کلیسیا کا اعترافِ حقیقت

از مکرم عبدالقادر صاحب لائلپوری

(۲)

اناجیل اربعہ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انجیل متی اور یوحنا میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا واقعہ درج نہیں کیا گیا۔ ہاں مرقس اور لوقا کے آخر میں یہ ذکر ہمیں ملتا ہے لیکن یہ حصہ الحاقی ہے مستند قدیمی نسخوں میں یہ ذکر نہیں پایا جاتا

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ حصہ کب شامل کیا گیا۔ کیوں شامل کیا گیا اور کس نے شامل کیا۔ انجیل مرقس کے متعلق مسلمہ ہے کہ اس کی آخری بارہ آیات دوسری صدی مسیح کے شروع میں ارسٹن نے جو کہ ایک بہت بڑے کلیسیائی عہدے پر فائز تھا۔ خود لکھ کر انجیل مرقس کے ساتھ شامل کردیں۔ اور ان آیات کی جگہ جو عبارت انجیل مرقس میں درج تھی وہ حذف کر دی گئی۔

اصل عبارت کی جگہ نئی عبارت کیوں درج کی گئی۔ اس کے متعلق محققین کے دو خیال ہیں۔ پہلا نظریہ تو یہ ہے کہ انجیل مرقس کا آخری حصہ گم ہو گیا تھا۔ ارسٹن نے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک تتمہ خود لکھا اور انجیل مرقس کے ساتھ لگا دیا۔ چنانچہ انجیل مرقس کا ایک آرمینی نسخہ جو کہ ۹۸۶ء عیسوی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں اس حصہ کو ارسٹن کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ چونکہ پہلا تتمہ ناقص تھا اس لئے اسے حذف کر دیا گیا۔ اور نیا خاتمہ لکھ کر ساتھ شامل کر دیا گیا۔ ان دونوں نظریوں میں سے صحیح نظریہ کونسا ہے۔ اگر ہمیں حذف کردہ حصہ کا پتہ لگ جائے۔ تو ہم بہتر طور پر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی کیوں عمل میں لائی گئی۔

نئے عہدنامہ کا جو انگریزی ترجمہ دی برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لنڈن کی طرف سے مئی ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۸ء میں قدیمی نسخوں سے مقابلہ کے بعد شائع کیا گیا۔ اس میں انجیل مرقس کے آخری باب کے حاشیہ پر یہ نوٹ دے دیا گیا ہے۔

"دو قدیم ترین یونانی قلمی نسخوں اور کچھ دوسرے نسخوں میں انجیل مرقس کا آخری حصہ جو کہ آیت نمبر ۹ تا ۲۰ سے تعلق رکھتا ہے پایا نہیں جاتا۔ بلکہ دوسرے نسخوں میں اس عبارت کی جگہ ایک مختلف عبارت پائی جاتی ہے۔"

نئے عہدنامہ کا جو ترجمہ یونانی زبان سے ۱۹۰۴ء تک تصحیح کر کے زبان اردو میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور نے شائع کیا۔ اس میں اسی عبارت کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔ جو انجیل مرقس کے آخر سے حذف کر دی گئی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ بعض قدیمی نسخوں میں

"آیات نمبر ۹ تا ۲۰ کی بجائے یہ عبارت پائی جاتی ہے۔ اور جو انہیں فرمایا گیا تھا وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا۔ اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کی پاک اور لازوال منادی پھیلائی۔"

(انجیل مقدس ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰۲)

یہ عبارت انجیل مرقس کے آخر میں شامل تھی، جو کہ ناقص ہونے کی وجہ سے دوسری صدی مسیح کے شروع میں حذف کر دی گئی۔ اور اس کی جگہ ایک دوسری عبارت شامل کر دی گئی۔ جس میں مسیح کے مرنے کے بعد زندہ ہونے آسمان پر اٹھائے جانے اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔

ظاہر ہے کہ پہلی عبارت چونکہ عیسائی عقیدوں کے خلاف تھی اس کو حذف کر دیا گیا۔ پہلی عبارت میں فقرہ "خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک ہمیشہ کی زندگی کی پاک اور لازوال منادی پھیلائی"۔ ظاہر کرتا ہے کہ مسیح آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ اسی زمین پر اپنے شاگردوں کی معرفت مشرق و مغرب میں دین خدا کی منادی کرتے رہے۔

اب ظاہر ہے کہ محققین بائبل کا دوسرا نظریہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ پہلا حصہ دوسری صدی کے شروع میں ناقص ہونے کے باعث حذف کیا گیا۔ کیونکہ یہ حصہ ان کے عقائد کے رو سے ناقص تھا

اب ہم مندرجہ بالا تحقیق کے ثبوت میں محققین یورپ اور مفسرین بائبل کی کچھ شہادتیں ذیل میں درج کرتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی شہادت

(۱) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۱ جلد ۱۷ صفحہ ۷۳۰ پر لکھا ہے۔

They were added (to the original account) [illegible], probably early in the second century, probably to take the place of the ending which has been lost, or which was regarded as defective.

"مرقس کی آخری بارہ آیات اور بھی بعد میں۔ غالباً دوسری صدی کے ابتدا میں اصلی بیان پر زائد کی گئیں۔ غالباً اس لئے کہ اس کے آخری حصہ کی جگہ لے سکیں جو ضائع ہو چکا تھا یا جسے ناقص سمجھا گیا تھا۔"

مرقس کا آخری حذف کردہ حصہ ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ اس میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ مشرق اور مغرب میں حواریوں کی معرفت دین خدا کی منادی کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نظریہ عیسائی عقائد کے خلاف ہونے کے باعث ان کے نزدیک ناقص تھا۔ اسے حذف کر کے بارہ آیات خود لکھ کر ساتھ شامل کر دی گئیں۔ جن میں مسیح کے آسمان پر جانے اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ پس یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ کہ یہ تحریف و الحاق پہلے حصہ کے خلاف عقیدہ ہونے کی وجہ سے عمل میں لائی گئیں۔

(۲) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۱۴ صفحہ ۹۱۰ پر زیر لفظ Mark جو مقالہ لکھا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

That the Gospel, as it stands is unfinished seems certain. The authentic text breaks off at MK XVI 8. The verses which follow (MK. XVI 9-20) are missing from certain of the MSS. of MK., and are clearly a summary compiled later, and based on the writing of LK. an alternative and shorter conclusion, contained in some MSS. either alone or in combination with MK. XVI. 9-20, serves as additional evidence that the true conclusion was missing"

"موجودہ انجیل مرقس یقیناً غیر مکمل رہ گئی۔ اصلی متن کا سلسلہ مرقس ۱۶/۸ پر آ کر یکدم ٹوٹ جاتا ہے۔ آیات مابعد یعنی مرقس ۱۶/۹ تا ۲۰ بعض ابتدائی نسخوں میں ناپید تھیں اور صریحاً یہ بعد کا ساختہ خلاصہ ہے جو تحریرات لوقا پر مبنی ہے۔ بعض نسخوں میں ایک مختصر اور متبادل خاتمہ انجیل مرقس کے آخر میں درج تھا۔ جو یا تو الگ تھلگ تھا۔ یا مرقس ۱۶/۹ تا ۲۰ میں شامل تھا۔ اور یہ مزید شہادت اس امر کی ہے۔ کہ اصل خاتمہ دراصل ناپید تھا۔"

مفسرین بائبل کی شہادت

اکسٹھ محققین یورپ نے جو کہ سب کے سب اپنے فن کے بہترین ماہر ہیں مل کر بائبل کی ایک تفسیر تیار کی ہے۔ جس کا نام Peake's Commentary on the Bible ہے۔ مسٹر ایچ جی ووڈ مفسر انجیل مرقس اس کتاب میں انجیل مرقس کے آخری حصہ کے متعلق لکھتے ہیں

In an Armenian text (of A.D. 986) The longer end is attributed to Ariston the Presbyter, perhaps the Ariston who was among the authorities of Papias, at the begining of the second century In style and vaculary it is distinct from the rest of the Gospel (page 699)

ایک آرمینی نسخہ انجیل میں جو کہ ۹۸۶ء سے تعلق رکھتا ہے مرقس کی

کہ یہ آیات پریسبٹر ارسٹن (یا ارسٹین) کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جو کہ دوسری صدی مسیحی کے شروع میں پاپیاس کے نزدیک مستند علماء میں سے ایک تھا۔

.... یہ حصہ طرز نگارش اور ذخیرہ الفاظ کے لحاظ سے باقی انجیل مرقس سے بالکل مختلف ہے۔" (جو کہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ حصہ بعد میں ملایا گیا)

(۲) اسی تفسیر بائیبل کے تتمہ میں ایڈیٹر کی طرف سے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مقالہ لکھا گیا۔

Text and Textual criticism of The New Testament اس مقالہ میں لکھتے ہیں۔

"The Gospels, which present a problems of there own, since, as Burkitt pointed out, The characteristic variations of Text here are intentional (Long interpolations) like The ending of MK."

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اناجیل میں جان بوجھ کر تحریفات کی گئی ہیں۔ مثلاً مرقس کے آخر میں طویل الحاق۔

پادری جے آر ڈملو کی شہادت

پادری جے آر ڈملو مشہور و معروف مفسر بائیبل ہیں۔ وہ بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ مرقس کی آخری بارہ آیات جن میں مسیح کے آسمان پر جانے اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے الحاقی ہیں۔ ان آیات کے متعلق وہ لکھتے ہیں:۔

" اندرونی شہادت اس بات کا قطعی فیصلہ کرتی ہے۔ کہ آخری بارہ آیات مرقس کی نہیں ہیں" اور اس امر کی تائید میں وہ کئی دلائل دیتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔ کہ طرز تحریر مرقس کا نہیں۔ کئی لفظ اور فقرے ان آیات میں ایسے استعمال ہوئے ہیں۔ جو مرقس کبھی استعمال نہیں کرتا۔ سلسلہ کلام میں ربط ٹوٹ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ بارہ آیات مرقس میں داخل کیسے ہوئیں؟ اس بارہ میں ان کی تحقیق درج ذیل ہے:۔

" ابتداء میں مرقس کی انجیل چونکہ پہلا مفصل اور مستند بیان ہمارے خداوند کے سوانح کا تھا اس لئے شروع شروع میں اسکی اشاعت بھی بہت ہوئی۔ اس وقت اس کا خاتمہ مسیح کے جلیل میں جانے کے ذکر سے ہوتا ہے۔ جواب صرف متی میں ملتا ہے۔ مگر بعد میں جب متی اور لوقا کی اناجیل شائع ہوئیں۔ جن میں مرقس کا سارا مضمون آگیا۔ اور ان میں بہت سی تقریریں بھی مسیح کی آگئیں۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ مرقس کی اشاعت بالکل رک گئی۔ جب حواریوں کے زمانہ کے خاتمہ پر یہ کوشش کی گئی۔ کہ حواریوں اور ان کے ساتھیوں کی مستند یادداشتیں اکٹھی کی جائیں تو مرقس کی انجیل جو کہ متروک ہو چکی تھی۔ کا کوئی نسخہ آسانی سے دستیاب نہ ہو سکا۔ اور جو نسخہ ملا اور جس سے اور نقلیں کی گئیں۔ اس کا آخری ورق پھٹا ہوا تھا اس لئے ایک موزوں خاتمہ دوسرے ہاتھ نے ساتھ لگا دیا۔ ایک آرمینی نسخہ جو حال ہی میں دریافت ہوا ہے۔ اس ضمیمہ کو جو اس طرح مرقس کے ساتھ لگایا گیا۔ ارسٹین کی طرف منسوب کرتا ہے۔" (ملاحظہ ہو تفسیر مرقس آخری باب از تفسیر بائیبل جے۔ آر۔ ڈملو)

انجیل مرقس کا یہ نسخہ جس کا پادری جے آر ڈملو نے ذکر کیا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں آرمینیا سے حاصل ہوا۔ اس نسخہ میں مرقس کی آخری بارہ آیات کو پریسبٹر ارسٹین کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

پادری ڈبلیو سینٹ کلر کی شہادت

پادری ڈبلیو سینٹ کلر ٹسڈل ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی اپنی کتاب "Mohammadans objections To christainity" میں جس کا ترجمہ پادری احمد شاہ صاحب نے "اعتراض المسلمین" کے نام سے کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

" مرقس ۱۶ باب ۹ تا ۲۰ آیات بعض قدیم نسخوں میں پائی نہیں جاتیں۔ اس لئے ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ کہ انکو مقدس مرقس نے تحریر کیا ہو۔ غالباً کسی کاتب نے ان کو تشریح کے لئے مقدس مرقس کی انجیل کے اختتام پر لکھا ہوگا۔ جس کو مابعد کے کاتبوں نے متن کا جزو قرار دیکر اس میں داخل کر دیا۔" (کتاب مذکور ص ۲۲)

ایک آزاد خیال محقق کی شہادت

"The Paganism in our christainity" جس کے مصنف Mr Weigall ہیں میں لکھا ہے کہ

" مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر قدیم عیسائی تحریرات میں پایا نہیں جاتا۔ جن کو مکتوبات رسل کہنا چاہیئے۔ نہ ہی واضح طور پر قدیم ترین انجیل یعنی مقدس مرقس کی انجیل میں اس کا حوالہ ہے۔ انجیل مرقس کے یہ الفاظ کہ " وہ آسمان پر اٹھایا گیا" بالکل مشکوک ہیں۔ یہ انجیل مرقس کی ان بارہ آیات میں شامل ہیں۔ جو جملہ بائیبل سکالرز کے نزدیک مسلمہ طور پر بعد کی ایزاد ہیں"۔

یہی مصنف آگے چل کر ثابت کرتا ہے۔ کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال بت پرستوں کے دیوتاؤں کی کہانیوں سے لیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور ص ۹۹ تا ص ۱۰۱)

انجیل لوقا میں صعود مسیح کا ذکر بھی الحاقی ہے

انجیل مرقس کے بعد لوقا کی انجیل کے آخر میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ یہ ذکر بھی الحاقی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بہترین قدیم نسخوں میں یہ آیت اس موقعہ پر پائی نہیں جاتی۔ چند شواہد درج ذیل ہیں

(۱) ترمیم شدہ انگریزی ترجمہ کا حوالہ پہلی قسط میں گزر چکا ہے۔ کہ آسمان پر اٹھایا گیا کے الفاظ بعض قدیمی مستند نسخوں میں پائے نہیں جاتے۔

(۲) پادری جے۔ آر ڈملو تفسیر بائیبل میں لوقا $\frac{۲۴}{۵۰}$ کے نیچے لکھتے ہیں۔ کہ الفاظ " اور آسمان پر اٹھایا گیا" بعض قدیم نسخوں میں موجود نہیں ہیں۔

(۳) Peake's Commentry on The Bible میں لوقا $\frac{۲۴}{۵۰}$ کی تفسیر میں ص ۷۴۲ پر لکھا ہے:۔

The words "and was carried up in to heaven" are omitted in some of the best Mss.

یعنی بعض بہترین قدیم نسخوں میں " اور آسمان پر اٹھایا گیا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے۔ کہ اناجیل اربعہ میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر سراسر الحاقی ہے۔ یہاں یہ یاد رہے۔ کہ واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر جانے کے ذکر کے علاوہ بعض جگہ حضرت مسیح ناصری کے اوپر اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ مثلاً یوحنا $\frac{۶}{۶۲}$ میں یہ ذکر ہمیں ملتا ہے لیکن ان مقامات میں روحانی رفع کا ذکر ہے نہ کہ جسمانی رفع کا۔ سیاق و سباق یہ امر خود واضح کر دیتا ہے۔ یوحنا کا بیان درج ذیل ہے۔

"یسوع نے ان سے کہا۔ کہ زندگی کی روٹی میں ہوں۔ .... کیونکہ میں آسمان سے اترا ہوں۔ .... یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا تھا۔ کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں۔ جس کی۔ ماں اور باپ کو ہم جانتے ہیں۔ اب کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں"۔

آگے چل کر لکھا ہے۔

" یسوع نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے شاگرد آپس میں اس بات پر بڑبڑاتے ہیں۔ ان سے کہا۔ کیا تم اس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھوگے۔ جہاں وہ پہلے تھا۔ تو کیا ہوگا؟ زندہ کرنے والی تو روح ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں۔ وہ روح ہیں"۔ یوحنا $\frac{۶}{۳۵ \text{ تا } ۶۳}$

حضرت مسیح علیہ السلام کا مطلب یہ ہے۔ کہ میری زندگی میں اگر میرے شاگردوں کا یہ حال ہے۔ کہ یونہی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور روحانی امور کو جسمانی سمجھ لیتے ہیں۔ تو جب میں اپنے خدا کے پاس چلا جاؤں گا۔ یعنی وفات پاکر رفع روحانی حاصل کر لوں گا۔ اس وقت ان کا کیا حال ہوگا۔ صاف فرماتے ہیں۔ کہ آسمان سے آنے اور آسمان پر جانے سے مراد روحانی نزول و صعود ہے نہ کہ جسمانی۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوا اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔ یوحنا $\frac{۳}{۱۳}$

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح آپ کا آسمان سے نزول روحانی تھا۔ اسی طرح آپ کا آسمان میں صعود روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔

لوقا $\frac{۹}{۵۱}$ میں بھی اوپر جانے کا ذکر ہے۔ لیکن یہاں بھی آسمان کا لفظ نہیں۔ بلکہ بلند و بالا مقامات مراد ہیں۔ جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کو واقعہ صلیب کے بعد پناہ دی گئی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہوا۔ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ .... الخ بلند و بالا مقامات پر جانے کو آسمان پر جانا بھی بائیبل میں قرار دیا گیا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سینا پر جانے کے متعلق لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو استثنا $\frac{۲۴}{۱۸}$ خروج $\frac{۱۹}{۲۰}$ و $\frac{۲۰}{۲۲}$ و $\frac{۲۴}{۲۸}$ (باقی)

اعلان معافی

میاں حسن محمد صاحب آڑھتی سابق ساکن ڈلہ تحصیل بٹالہ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ سزا کے بعد انہوں نے کافی حد تک قضا کے فیصلہ کی تعمیل کر دی ہے۔ اور بقیہ کے متعلق سہولت کی درخواست کی تھی۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا ہے۔ لہٰذا ان کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

اعلان اخراج از جماعت

مندرجہ ذیل احباب جماعت انجمن احمدیہ یارا برہمن بڑیہا مشرقی پاکستان (بنگال) نے خلاف احکام سلسلہ شادیاں کیں۔ جنہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اخراج از جماعت کی سزا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۱) افسر الدین الیاس مولو میاں صاحب (۲) فرید میاں صاحب (۳) ابراہیم علی صاحب (۴) سورج علی صاحب (۵) محمد اسماعیل صاحب۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور کی جانب سے چار احمدی طلباء نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ہم سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل

(۲) میرے والد چوہدری فیض احمد صاحب حال کنری سندھ نیز میرے بھائی عبد السمیع صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار فضل احمد (حال ...)

ماسٹر محمد الدین صاحب پال مرحوم

از محمد بشیر صاحب ولد بابو روشن الدین صاحب مرحوم سیالکوٹی

اخبار الفضل میں مکرم برادرم ماسٹر محمد دین صاحب پال سیالکوٹی (رانچی والے) کی وفات کی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ عاجز کو چونکہ بہت قریب سے آپ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر آیا اسلئے اذکروا موتاکم بالخیر کے حکم کے مطابق میں مرحوم و مغفور کی زندگی کے مختصر حالات عرض کرتا ہوں۔ تا مرحوم کے بلندی درجات کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ مرحوم بے حد خوبیوں کے مالک تھے۔ اور بعض ایسی خوبیاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ جو عام طور پر ہر ایک انسان میں نہیں پائی جاتیں۔

مکرم ماسٹر محمد دین پال صاحب سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اور تقریباً ۲۵-۳۰ سال بسلسلہ کاروبار باہر ہی رہے۔ اور چونکہ کاروباری سلسلہ مستقل نوعیت کا تھا۔ اسلئے بظاہر یہی خیال تھا۔ کہ پردیس میں ہی ساری زندگی گذار دینگے چنانچہ آپ کے تمام اہل وعیال ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے کچھ ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ وفات سے چند سال قبل مع اہل وعیال سیالکوٹ واپس تشریف لے آئے اور پھر واپس نہیں گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا آخری وقت آ گیا۔ اور اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

ماسٹر صاحب مرحوم اپنی ذہانت خداداد کے سبب ایک کامیاب کاروباری انسان تھے۔ کاروباری اصولوں میں آپکو ید طولےٰ حاصل تھا۔ آپ ایم۔ ڈی۔ پال برادرز جیسی مشہور فرم کے واحد مالک تھے۔ عقل و فراست محنت اور دیانتداری جو ایک کامیاب کاروباری کے لئے ضروری اوصاف ہیں کے باعث آپ کا کاروبار علاقہ بہار اڑیسہ میں بہت اعلےٰ پیمانہ پر چلتا تھا۔ رانچی جو صوبہ بہار کا مشہور شہر ہے کے معززین افراد میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اور علاوہ کاروباری شہرت کے اپنی دیگر خوبیوں کے باعث بہت مشہور اور اور قابل قدر تھے۔ جہاں ہر طبقہ کے لوگوں میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ ان کا نام لیا جاتا تھا۔ وہاں ذاتی اثر و رسوخ ہونے کے باعث آپ کا حلقہ احباب بھی بہت وسیع تھا۔

چہرہ سے سنجیدگی اور متانت ہر وقت ظاہر ہوتی تھی۔ اور ہمیشہ بارعب و باوقار نظر آتے تھے۔ بات گو بہت کم کرتے تھے۔ مگر جب بھی بات کرتے ایک طبعی مسکراہٹ اور تبسم کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہوتے۔ دل بہت صاف طبیعت کے بہت حلیم۔ بُردبار اور مزاج کے بہت نرم ہونے کے ساتھ ساتھ نیت کے بہت کھرے تھے۔ کبھی کسی کے متعلق کینہ۔ حسد بغض کو اپنے دل میں جگہ نہ دیتے تھے۔ یہ تمام ایسے اوصاف تھے۔ جو آپ کے عمل سے ظاہر ہوتے تھے۔ راستبازی اور راستگوئی ہمیشہ مرحوم کا شیوہ رہا۔ ہر ایک کے ساتھ خواہ اپنا ہو یا بیگانہ کمال ہمدردی رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے جہاں مال کی فراوانی سے نوازا تھا۔ وہاں ایک فراخ دل بھی عطا فرمایا تھا۔ ہر ایک حاجتمند کی ضرورت کو بشرح خاطر پورا کرنا مرحوم کا معمول تھا۔ اگر کسی نے قرض مانگا یا ویسے مالی امداد چاہی تو ہر ایک نے آپ کو متبسم چہرے کے ساتھ اپنی حاجت روی کے لئے تیار پایا۔

صلہ رحمی کا اعلےٰ وصف مرحوم و مغفور میں خوب پایا جاتا تھا۔ بظاہر بعض اوقات اگر کسی معاملہ میں سخت بھی معلوم ہوتے تھے۔ تو حقیقت میں نرمی کا سلوک ہی کرتے۔ کام کرنا اور کام لینا مرحوم کو خوب آتا تھا۔ اور کام کرنے والا کبھی بوجھ محسوس نہ کرتا۔ اپنی صحت کے پیش نظر اب خود محنت کا کام نہ کر سکتے تھے۔

مرحوم و مغفور کو اغلباً ۱۹۲۳-۱۹۲۴ء میں جبکہ آپ ایبٹ آباد میں قیام پذیر تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی کسی ایک تصنیف کے مطالعہ سے ہدایت ملی اور . . . . سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت میں داخل ہونے کے وقت سے اب تک مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت تھی۔ اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور ان کی دعاؤں سے مستفید ہونے کا انہیں بہت شوق تھا۔ مرحوم بہت علم دوست تھے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت تمام احمدیہ لٹریچر بیک وقت خرید کر اپنی عظیم الشان لائبریری بنائی جس سے احمدی اور غیر احمدی یکساں فائدہ اٹھاتے رہے۔ ہر احمدی سے بڑا ہو یا چھوٹا۔ امیر ہو یا غریب نہایت خندہ پیشانی سے ملتے اور اخلاص و محبت سے اپنے پاس رکھتے۔ مبلغین سلسلہ جب کبھی بغرض تبلیغ جاتے انہی کے پاس ٹھہرتے مرحوم اپنی مہمان نوازی والی طبیعت کے مطابق ان کی ہر ایک قسم کی آسائش کا خود خیال رکھتے اور ان کی . . . . حتی المقدور خدمت فرماتے۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے مگر احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ایسا نمونہ دکھایا۔ کہ بزرگان سلسلہ کو ان کی طرف رغبت پیدا ہو گئی چنانچہ حضرت بابو روشن دین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو اس وقت جماعت سیالکوٹ کے سیکرٹری تعلیم و تربیت اور مینیجر احمدیہ گرلز سکول تھے۔ . . . . کو مرحوم کے ساتھ ایسا اتفاق و شفقت کا رنگ پیدا ہوا کہ آپ نے انہیں اپنی دامادی کا شرف عطا فرمایا اور اسی رشتہ کی برکت سے مرحوم کے تمام خاندان کو احمدیت جیسی نعمت نصیب ہوئی۔ اور اس وقت مرحوم کی اپنی اولاد کے علاوہ ان کے ایک بھائی اور اس کی ساری اولاد بھی احمدی ہے۔ اور اس طریق سے اللہ تعالےٰ نے مرحوم کے خاندان کو برکت بخشی۔

دوست اور خاص طور پر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں کہ خدا تعالےٰ نے مرحوم کو جنت میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمادے۔ اور ان کی بیوی اور بچوں کو احمدیت پر صحیح معنوں میں قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ سب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی ہوں۔ اللہ تعالےٰ خود ان سب کا کفیل ہو اور حافظ و ناصر رہے۔ ہر ایک کو بدی اور بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ جہاں انہیں دینی و دنیوی حسنات اور برکات سے مالا مال کرے۔ وہاں محض اپنے فضل سے انہیں اتفاق۔ اتحاد۔ پیار اور محبت سے آپس میں رہنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ جماعتہائے متعلقہ نوٹ فرمالیں (ناظر اعلےٰ صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر جماعت	نام جماعت	عہدہ	عہدیدار
۲۵۳	ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " امور عامہ " دعوۃ و تبلیغ " تعلیم و تربیت	حکیم سردار محمد صاحب " فتح محمد صاحب چوہدری عبد الرشید صاحب چوہدری مشتاق احمد صاحب حکیم سردار محمد صاحب
۲۵۴	کوہاٹ (سرحد)	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال امام الصلوٰۃ	ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب حکیم عبد الرحیم صاحب وزیری ایضاً — ایضاً
۲۵۵	ظفر آباد اسٹیٹ (ڈی) وہ لابینی بشیر آباد اسٹیٹ ٹنڈو الہ یار سندھ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ " تعلیم و تربیت	چوہدری عزیز احمد صاحب چوہدری سراج الدین صاحب چوہدری سید محمد صاحب " " "
۲۵٦	حسن پور P.O. مبارک پور ضلع ملتان	پریذیڈنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت " مال " تبلیغ	چوہدری اللہ دتا صاحب " " قریشی محمد اکرم صاحب خادم " "

265

جولائی ۱۹۵۱ء میں
آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶ جون ۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائیگا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائیگا۔ ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہونچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے (منیجر)

لاہور کی احمدی مستورات کا اجتماع

۳ جون بروز اتوار پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ لاہور کا اجتماع مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوا جس میں لجنہ کی درخواست پر جناب امیر صاحب لاہور نے احمدی مستورات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

انہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اور مسلمان ان حملوں سے پریشان ہو کر ایک شکست خوردہ ذہنیت کے ساتھ پسپا ہو رہے تھے۔ لیکن حضور نے ایسے رنگ میں اعداء کے ان حملوں کی مدافعت کی۔ کہ مسلمان سنبھل گئے۔ اور اب وہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور مذاہب عالم کی دنیا میں صرف اسی کو سر بلند ہونے کا حق حاصل ہے۔

آخر میں مستورات کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کو ثریا سے لا کر ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس ایمان کو دنیا میں پھیلا دیں۔ اور اس کی نورانی شعاعوں سے تاریکیوں کے پردوں کو پھاڑ دیں۔ اب اسلام کا جھنڈا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اس کو سرنگوں نہ ہونے دینا ہمارا مقدس فرض ہے۔ احمدی مستورات کا فرض ہے۔ کہ وہ تبلیغ اور بچوں کی صحیح تربیت کی طرف متوجہ ہوں اور اسلام پر جو حملے عورتوں کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اور جو الزامات اور بہتان مستورات کی زبان سے اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور عورت کی فطرت کے خلاف اسلام کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں۔ ہماری مستورات کو چاہیئے کہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں اُن کی پُرزور تردید کر کے ثابت کر دیں کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کی فطرت کی حفاظت کی ہے۔ اور یہی ایک مذہب ہے۔ جسے ہر پہلو سے برتری حاصل ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

۲۵۷	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	سکرٹری مال " امورعامہ " تبلیغ " تعلیم وتربیت " ضیافت امام الصلوٰۃ امین	مولوی شمیم حسین صاحب شیخ محمد عبداللہ صاحب باگوا ورکس میاں غلام احمد صاحب سوداگر چرم " برکت علی صاحب " " " مولوی ابراہیم صاحب دوکاندار میاں محمد خان صاحب
۲۵۸	مظفر گڑھ	جنرل سکرٹری سکرٹری مال امین سکرٹری تبلیغ آڈیٹر	میاں ناصر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ محکمہ نہر " " " ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت منظور احمد صاحب c/o ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب جمعدار خدا بخش صاحب کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ
۲۵۹	چانگا مانگریاں ڈ.و پھلدرہ ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تعلیم وتربیت " تبلیغ " امورعامہ " تحریک جدید محاسب	مولوی غلام رسول صاحب چوہدری عبدالکریم صاحب صوبیدار عنایت اللہ صاحب " " " شیخ محمد دین صاحب " " مولوی غلام رسول صاحب
۲۶۰	دادو سندھ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	حافظ عبدالحکیم صاحب حامد حسین خاں صاحب
۲۶۱	تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ	پریذیڈنٹ سکرٹری مال " تبلیغ	میر اللہ بخش صاحب تسنیم میاں غلام دین صاحب میر عبدالرشید صاحب
۲۶۲	سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	سکرٹری مال " امورعامہ " تبلیغ " تعلیم وتربیت " ضیافت محاسب وامین آڈیٹر	چوہدری فقیر اللہ صاحب منیجر کوآپریٹو مل " " " سید علی اکبر شاہ صاحب ملک محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ سگنیلر ڈاکٹر غلام قادر صاحب ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقرب B.A انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بابو غلام رسول صاحب چیف گڈس کلرک

درخواست دعا :- میری اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کل سے بخار کم ہوا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد لاہور)

بقیہ کریلیڈ از صفحہ ۳

پھر کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ ان جید علماء پر کفر کا فتویٰ اس لئے بھی لگایا گیا ہے کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہیں ؟ اور اسطرح رسول اللہ کی توہین کرتے ہیں خدا جانے " اقامتِ دین" کی وہ کونسی نہری چڑیا ہے - جو مودودی صاحب کے ہاتھ میں قرآن کریم سے الگ سنت رسول اللہ سے الگ اقوال ائمہ سے الگ - بزرگان دین کے فیصلوں سے الگ آگئی ہے - کہ کسی کو خاطر ہی میں نہیں لاتے - ہمیں تو جو کچھ نظر آیا ہے - وہ یہی ہے - کہ اقامت دین کے معنے ارباب حکومت کو علمائے قدیم و جدید کو اور خاصکر "مرزائیوں" کو گالیاں دینا ہے - نہ یہ حکومت سے ڈرتے ہیں - اور نہ بد اخلاقی سے - البتہ احراریوں سے ضرور ڈرتے ہیں - تاکہ وہ ان کے جلسے درہم برہم نہ کر دیا کریں لہٰذا حضرت احمدیوں کی مسجدیں جلایا کریں۔

(باقی)

عراق تجارتی معاہدے کریگا

بغداد ۲۰ جون - یہاں معلوم ہوا ہے کہ تجارتی معاہدے کرنے کے سلسلہ میں عنقریب حکومت عراق ناڈا - ایران - مصر - اطالیہ اور مغربی جرمنی کے درمیان مذاکرات ہونیوالے ہیں - وزیر اقتصادیات عبدالمجید ودیلے نے بتایا ہے کہ بیشتر معاہدے عراقی کھجوروں کی برآمد کے متعلق ہوں گے۔

حکومت پنجاب ایک کروڑ روپیہ کی گندم خریدے گی

لاہور ۲۰ جون - حکومت پنجاب ایک کروڑ روپیہ کی مزید گندم حکومت پاکستان کے لئے خریدے گی یہ گندم اس ایک کروڑ روپیہ کی گندم کے علاوہ ہو گی جو مرکزی حکومت کے لئے غیر ملکی وعدوں کو پورا کرنے کے لئے خریدی گئی تھی - معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک رقم خطیر حکومت پنجاب کو مل جائیگی محکمہ خوراک کے ایک افسر نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے غیر ممالک سے گندم رسانی کے جو وعدے کئے تھے پنجاب نے انہیں کافی حد تک پورا کر دیا ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال سیلاب کی وجہ سے پاکستان کی حکومت گندم کے دوسرے ملکوں کو وعدے پورے نہ کر سکی تھی - لیکن اس سال وہ تمام وعدے پورے کر سکے گی -

ماہ صیام کا احترام

پشاور ۲۰ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ماہ صیام کے احترام میں حکومت صوبہ سرحد نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان میں کسی بھی سزائے موت کے ملزم کو پھانسی نہیں دی جائے گی -

پاکستان اور شام کے درمیان نہایت گہرے تعلقات قائم ہو جائیں گے

دمشق ۲۰ جون - شامی وزیر مختار متعینہ پاکستان نے جو آج کل دمشق میں ہیں اسٹار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ شام اور پاکستان کے درمیان عنقریب صنعتی اقتصادی اور ثقافتی رابطے قائم ہو جائیں گے -

انہوں نے بتایا کہ مستقبل قریب میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک صنعتی معاہدہ کیا جائے گا جس سے دونوں ممالک کی باہمی تجارت کو بہت فائدہ پہنچے گا - ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی اور شامی طلباء کے تبادلہ کے متعلق بھی معاہدہ کا مسودہ مرتب ہو چکا ہے - جس کی ایک مہینہ کے آخر تک توثیق ہو جائے گی -

شامی اور پاکستانی صحافیوں کے دونوں ملکوں میں دورہ کے تبادلہ پر بھی دمشق اور کراچی میں بات چیت ہو رہی ہے - السید الامری نے یہ بھی بتایا کہ چند ہی دنوں میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک فضائی معاہدہ ہونے والا ہے - علاوہ ازیں شام کی وزارت تعلیم نے السید الامری کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ کراچی میں تین ایسے کمروں کا انتظام کیا جائے جہاں شامی مشن کے افسران پاکستانی طلباء کو عربی کی تعلیم دے سکیں - (اسٹار)

عوام سے تحقیقات میں تعاون کی اپیل

لاہور ۲۰ جون - ریلوے کا ایک اعلیٰ افسر گوجرانوالہ لاہور کی مسافر گاڑی کے حادثہ کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے روانہ ہو گیا ہے - ایک سرکاری اعلان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر انہیں اس حادثہ کے متعلق کسی بات کا علم ہو تو وہ شہادت دیکر حکام کا ہاتھ بٹائیں -

الازہر کی ہزار سالہ برسی

اسکندریہ ۲۰ جون - الازہر کی ہزار سالہ برسی کے سلسلہ میں انتظامات کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے جلد ہی ایک وزارتی کمیٹی قائم کی جانے والی ہے اس کمیٹی میں الازہر اور دوسری مصری یونیورسٹیوں کے عملہ کے منتخب ارکان اور وزارت تعلیم کے بعض افسران بھی ہوں گے -

ساری دنیا کی یونیورسٹیوں کو دعوت نامے بھیجے جائیں گے کہ ان کے نمائندے اس تقریب میں آکر شرکت کریں - (اسٹار)

بیروت ۲۰ جون - کابینہ جلد ہی پاکستان سے تجارتی معاہدہ کے ایک مسودہ پر غور کرنے والی ہے جسے وزارت خارجہ کے محکمہ اقتصادیات نے مرتب کیا ہے - (اسٹار)

کوریا میں ساڑھے گیارہ لاکھ کمیونسٹ ہلاک ہو گئے

واشنگٹن ۲۰ جون - اقوام متحدہ کی متحدہ کمان کے ایک اعلامیہ کے مطابق اشتراکی چین نے کوریا پر جارحانہ حملے کے نتیجہ میں ۷۰۲ ۵۵ ۵ جانی نقصانات اٹھائے ہیں - فوجی ترجمانوں نے بتایا ہے کہ اگر شمالی کوریا کے نقصانات بھی اگر اس میں شامل کر لئے جائیں تو جانی نقصانات کی جملہ تعداد ۱۶۱ ۳ ۳۴ ۱ تک پہنچ جاتی ہے -

اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر اعلیٰ جنرل میتھیو بی رجوے نے اپنے ایک حالیہ بیان میں بتایا تھا کہ اشتراکیوں کے بے اندازہ جانی نقصانات کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اشتراکی حکام جانوں کی پروا کئے بغیر بے اندازہ تعداد میں سپاہیوں کو میدان جنگ میں جھونک دیتے ہیں -

اسٹرلنگ معاہدہ کے عام اصول طے ہو گئے

لنڈن ۲۰ جون - کل وزارت خزانہ میں وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ نے برطانوی وزیر خزانہ سے طویل مذاکرات کئے - پاکستانی اور برطانوی افسران اس سے قبل اسٹرلنگ فاضلات کے معاہدہ کے تمام اصول طے کر چکے تھے - معلوم ہوا ہے کہ کل کی بات چیت میں "کافی ترقی" ہوئی ہے (اسٹار)

برلن میں تجارتی آمد و رفت کے جاری ہونیکا امکان

برلن ۲۰ جون - مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی کی اشتراکی حکومت کے نمائندوں کے درمیان جرمنی کے سوویٹ منطقہ میں خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں - ان کے نتیجہ کے طور پر غالباً ۱۹۴۸ء کے بعد سے پہلی دفعہ برلن میں تجارتی آمد و رفت کا ایک آزاد راستہ قائم ہو سکے گا - اس راستہ کے لئے گفتگو شروع ہو چکی ہے

برلن کے میئر پروفیسر ارنسٹ ریوٹر یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے کہ روسی راستہ دینے کی تجویز منظور کر لیں گے - برطانوی منطقہ میں کہا گیا ہے کہ اتحادیوں کی جوابی ناکہ بندی عائد ہونے کے ۲۴ گھنٹوں کے اندر روسیوں نے اچانک برلن کی ناکہ بندی اٹھا دی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اقتصادی دباؤ سے روسی متاثر ہوتے ہیں -

پاکستان کو انڈونیشیا کا تحفہ

کراچی ۱۹ جون - آج انڈونیشیاء کے پارلیمنٹری بورڈ نے انڈونیشیاء کے پارلیمنٹری سسٹم کے متعلق کتابوں کا ایک سیٹ پاکستانی پارلیمنٹ کی لائبریری کے لئے پیش کیا -

مسٹر تمیز الدین صدر پاکستان دستور ساز اسمبلی نے بھی کتابوں کا ایک قیمتی سیٹ بطور تحفہ پیش کیا -

آج وفد کے ارکان نے پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمدؐ ظفر اللہ خان سے بھی ملاقات کی -

سعودی عرب میں بجلی کی نئی کمپنی

جدہ ۲۰ جون - سعودی عرب وزیر دفاع نے صوبہ الحاسہ میں پہلی دفعہ بجلی کی ایک تجارتی کمپنی کے پاور ہاؤس کا افتتاح کیا - امیر نے برقی بٹن دبایا جس سے سارا علاقہ روشن ہو گیا - ایک سال ہوا الخود پاکمپنی قائم ہوئی تھی اور اس کے لئے ضروری مشینوں کا آرڈر دیا گیا تھا - دو ڈیزل جنریٹر ہیں ان میں جو تیل ڈالا جاتا ہے وہ سعودی عرب ہی میں نکالا اور صاف کیا جاتا ہے -

یہ کمپنی تقریباً ۱۵۰ تجارتی اور نجی استعمال کرنے والوں کو بجلی مہیا کرے گی اور ضروری انتظامات مکمل ہوتے پر اس کی تین گنی تعداد بجلی لینے کو تیار ہے - (اسٹار)

چین کو ربڑ کی برآمد

لنڈن ۲۰ جون - لنڈن میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال جولائی اور اس سال اپریل کے آخر کے درمیانی عرصہ میں برطانوی علاقوں سے پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ پاؤنڈ کی قیمت کا ربڑ برآمد کیا گیا ہے - ان اعداد میں ہانگ کانگ کی برآمد شامل نہیں ہے - لیکن وہ دوبارہ برآمد شامل ہے جو ہانگ کانگ سے چین اور مکاؤ کو کی گئی - اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس عرصہ میں ہانگ کانگ نے تین کروڑ پاؤنڈ کا ربڑ درآمد کیا -

اپریل تک چین کو ۱۰۰۳۳ ٹن ربڑ برآمد ہو چکا تھا - کنٹرول عائد ہونے سے پہلے اس وزن میں سے ۳۲۶۳ ٹن ملایا اور سنگاپور سے بھیجا جا چکا تھا - بقیہ مقدار ہانگ کانگ سے دوبارہ برآمد کی گئی - (اسٹار)